ادارہ علوم اسلامیہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی

قرآنی خدمات

مقالات سمینار ۲۲-۲۳/ فروری ۲۰۲۰ء

نذرِ پروفیسر ظفر الاسلام اصلاحی

ترتیب

ڈاکٹر عبید اللہ فہد

ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی

شعبہ اسلامک اسٹڈیز علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، انڈیا

نام کتاب: ادارہ علوم اسلامیہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی قرآنی خدمات

مرتبین: ڈاکٹر عبید اللہ فہد، صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز علی گڑھ مسلم یونیورسٹی انڈیا
ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی

صفحات : ۴۷۵ =۱۱۸+۳۵۷

قیمت : ۴۷۵ روپے

ناشر : **Publications Division**
Aligarh Muslim University ,Aligarh- 202002,INDIA
Phone: Internal: 0571-2700920, Ext.1231
Email: pub_div@rediffmail.com

Printed at: Quick Offset, Shahdara Delhi - 110032

ISBN: 978-81-951710-2-6

Idarah Uloom Islamiya Aligarh Muslim University Ki Qurani Khidmaat
Seminar Proceedings 22-23 February 2020
Edited by: Dr.Obaidullah Fahad
Dr.Ziauddin Falahi
Edition: 2021

قرآنی دروس کا خصوصی مطالعہ

ڈاکٹر ضیاءالدین فلاحی

پروفیسر ظفر الاسلام اصلاحی (پ: ۱۹۵۰ء) حفظہ اللہ کا اختصاصی میدان عہد وسطیٰ کا ہندوستان ہے۔ عہد سلطنت (۱۲۰۶ء-۱۵۲۶ء) اور عہد مغلیہ (۱۵۲۶ء-۱۸۵۷ء) کی تہذیب وثقافت کے علمی وتحقیقی کارناموں کو آپ نے اردو اور انگریزی تحریروں میں شرح وبسط کے ساتھ واضح کیا ہے۔ آپ کا اختصاصی موضوع مذکورہ عہد میں فقہ اسلامی کی تدوین وتالیف اور درس وتدریس کی وضاحت ہے۔ چنانچہ اس موضوع پر آپ کی کتابیں سند کا درجہ رکھتی ہیں، ان کے عنوانات یہ ہیں:

۱- Socio-Economic Dimension of Figh Literature in Medieval India.

۲- Fatawa Literature of the Sultanate Period

۳- اسلامی قوانین کی ترویج وتنفیذ عہد فیروز شاہی کے ہندوستان میں

۴- سلاطین دہلی اور شریعت اسلامیہ- ایک مختصر جائزہ

۵- عہد اسلامی کے ہندوستان میں معاشرت، معیشت اور حکومت کے مسائل

استاذ گرامی کی علمی وتحقیقی تگ وتاز کا دوسرا محاذ ہندوستان کی تعلیمی سرگرمیوں میں مسلم اشتراک وتعاون کی تعیین ووضاحت ہے۔ اس موضوع پر آپ نے عہد وسطیٰ تا سرسید کے دور کا احاطہ کیا ہے۔ اس ضمن میں موصوف گرامی کی تحریروں کے عنوانات یہ ہیں:

(۱) تعلیم عہد اسلامی کے ہندوستان میں، (۲) اسلامی علوم کا ارتقاء عہد سلطنت کے ہندوستان میں، (۳) سرسید وراایم اے او کالج اور دینی وشرعی علوم، (۴) مطالعات سرسید (تعلیمی وفقہی مسائل کے حوالے سے)

پروفیسر ظفر الاسلام کی علمی سرگرمیوں کا تیسرا دائرہ تعلیم وتعلم ہے۔ شعبہ اسلامک اسٹڈیز علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ۳۱/اکتوبر ۱۹۸۰ء سے ۳۰/ستمبر ۲۰۱۵ء تک بحیثیت استاذ اور ۲۱/اپریل ۲۰۰۸ء سے ۲۱/اپریل ۲۰۱۱ء تک بحیثیت صدر شعبہ، آپ نے دیانت داری کے ساتھ درسگاہِ سرسید اور اس کے نونہالوں کی خدمت کی۔ آپ نے

تدریسی دورانیے میں صدور شعبہ پروفیسر اکمل ایوبی، پروفیسر عضد الدین خاں، پروفیسر کبیر احمد جائسی، پروفیسر سالم قدوائی حفظ اللہ، پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی حفظ اللہ، پروفیسر عبدالعلی حفظ اللہ اور پروفیسر سید احسن حفظ اللہ کے ساتھ بھرپور علمی تعاون پیش کیا۔ موخر الذکر تین صدور کی مشارکت سے شعبے کی علمی و تحقیقی سرگرمیوں کو ذیل کے عنوانات عطا کیے:

(۱) قرآن اور سائنس (مرتبہ: عبدالعلی وظفر الاسلام)، (۲) شاہ ولی اللہ دہلوی کی قرآنی خدمات (مرتبہ: محمد یٰسین مظہر صدیقی وظفر الاسلام اصلاحی، (۳) فکر اسلامی کے فروغ میں شیخ احمد سرہندی کی خدمات سیمینار مقالات (مرتبہ: عبدالعلی وظفر الاسلام)، (۴) Role of Muslim in the Freedom Movement of India (Edited by Abdul Ali & Zafarul Islam)، (۵) مجلّہ علوم اسلامیہ (خصوصی اشاعت، علامہ شبلی نمبر (مرتبہ: پروفیسر سید احسن اور پروفیسر ظفر الاسلام)۔

پروفیسر اصلاحی کے علمی کارناموں میں سہ ماہی مجلّہ علوم، علی گڑھ القرآن کی ادارت اور ان کے ہفتہ وار عوامی دروس بھی ہیں (جن کا الگ سے تذکرہ ہونا چاہیے) وہ دار المصنفین شبلی اکیڈمی، کی مجلس انتظامیہ کے رکن اور ادارہ علوم القرآن علی گڑھ کے سکریٹری ہیں۔ عوامی دروس کے علاوہ ان کے قرآنی دروس بھی ہیں۔ سطور ذیل میں موخر الذکر کا تعارف قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

مدرسۃ الاصلاح سرائے میر کے فارغ التحصیل مخدومی ظفر الاسلام اصلاحی کا قرآن مجید سے علمی و تحقیقی شغف اس مدرسہ کے ناموس کا تقاضا تو ہے ہی، اس کا عملی مظہر بننا اور ترسیل وتبلیغ مطالب قرآنی سے اپنی پوری شعوری زندگی کو وابستہ کر دینا، موصوف گرامی کی وہ نمایاں خوبی ہے جس میں فارغین مدارس بالعموم بہت پیچھے کی صف میں نظر آتے ہیں۔ راقم آثم کو عصری دانش گاہ میں داخل ہونے کے لیے جس تحقیقی مقالے کی ضرورت تھی، وہ استاذ گرامی پروفیسر ظفر الاسلام مدظلہ العالی کے اشراف میں ۲۰۰۰ء میں مکمل ہوا۔ راقم کے پی ایچ ڈی کے مقالے کا عنوان تھا: Contribution of Indian to Fiqh Literature in Arabic upto 1857۔ راقم استاد گرامی کی صحت وعافیت اور درازی عمر کے لیے بارگاہ ایزدی میں سراپا دعا گو ہے۔

قرآنیات پر ڈاکٹر اصلاحی کی تصنیفات کا اشاریہ اس طرح ہے:

(۱) قرآن مجید کا مقام ومرتبہ اور اس کے تقاضے

(۲) قرآنی افکار وتعلیمات اور موجودہ دور میں ان کی معنویت

(۳) قرآنی مطالعات (سماجی، معاشی اور سیاسی مسائل کے حوالے سے)

(۴) قرآنی دروس (حصہ اول و دوم)

(۵) قرآن کریم کا تعارف: قرآن کی زبانی

(۶) قرآن کریم اور مالی معاملات

(۷) معاشرتی زندگی کی بہتری کے اصول وآداب: قرآن وسنت کی روشنی میں

(۸) آخرت کی تیاری اوراس کے محرکات وذرائع: قرآن وحدیث کے حوالے سے

(۹) نزول قرآن کا مقصداور ہماری ذمہ داریاں

(۱۰) Quran and Service to Mankind اور

(۱۱) انسانوں کی سیوااورقرآن مجید (ہندی)

قرآنی دروس

قرآنی دروس (اول ودوم) میں جلداول، پہلی بارحلقہ درس قرآن ، اقرأ کالونی، علی گڑھ سے ۲۰۱۰ء میں دس دروس پر مشتمل ۸۷ صفحات کے اندر شائع ہوئی ۔ جسے بعد میں جلد دوم کا مشمولہ بنا کر دینیہ اکادمی، مدرسہ دینیہ غازی پور سے ۲۰۱۴ء میں ۲۱۶ صفحات کے اندر شائع کیا گیا۔ دیباچہ اول میں ''ابتدائی کلمات'' کے ذریعہ مرتب گرامی نے واضح کیا ہے کہ ۲۰۰۸ء کے نصف آخر سے مختصر مضامین کی صورت میں درس قرآن مرتب کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا جس کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ماہنامہ تذکیر (غازی پور) کے مدیر مولانا عزیز الحسن صاحب نے ان دروس کو اپنے مجلّے میں زینت بخشی اوردس قسطیں شائع کیں۔ مصنف کے بقول تذکیر کے مدیر کی اجازت سے یہ مضامین سہ ماہی نظام القرآن (مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر) اور ماہنامہ بساط ذکروفکر (آرمسو، نظام آباد، آندھراپردیش) میں بھی شائع ہوتے رہے ہیں ۔[۱]

جلددوم کے ''تعارفی کلمات'' میں مزید معلومات فراہم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''تذکیر' میں اب تک (۲۴/اکتوبر۲۰۱۴ء) ۲۸/دروس شائع ہوچکے ہیں۔ چنانچہ یکجا طور پر جلد دوم میں ۲۶ دروس شامل ہوگئے۔ نظر ثانی اور حذف واضافہ کے نتیجہ میں مزید نکھار پیدا کیا گیا۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:

> ...قرآن کے پیغام کی اشاعت کے لیے زبان وبیان کی سادگی کی اہمیت وافادیت مجھ پر اس وقت اورزیادہ منکشف ہوگئی جب پہلے ''تذکیر'' کے مرتب گرامی نے ایک بار خط میں یہ لکھ کرمیری حوصلہ فرمائی کہ ''تذکیر'' میں شائع شدہ دروس بہت سے گھروں میں پڑھ کرسنائے جاتے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔...واقعہ یہ ہے کہ موجودہ حالات میں اس بات کی ضرورت اور بڑھ گئی ہے کہ جس ذریعہ

(تقریر، خطبہ، مضمون، مقالہ، رسالہ، کتاب اور جدید میڈیا) سے بھی ممکن ہو قرآن وسنت کی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ مقصد اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جب زبان میں سادگی ہو اور انداز بیان تکلف و پیچیدگی سے پاک ہو۔[۲]

اس مقام پر یہ تذکرہ بے جا نہ ہوگا کہ ماضی قریب میں ''درس قرآن'' اور ''دروس القرآن'' کے عنوان سے متعدد تصنیفات معرض وجود میں آچکی ہیں مثلاً مولانا سلیمان قاسمی (و: ۲۰۱۵ء) نے سات جلدوں میں دروس القرآن تحریر کیا۔ مولانا منظور نعمانی (و: ۱۹۹۷ء) نے درس قرآن نامی کتاب شائع کی۔ اسی طرح پروفیسر خرم مراد (و: ۱۹۹۶ء) نے ''آخری سورتوں کے درس'' تیار کر کے تفہیم وتذکیر کی خدمت انجام دی ہے۔[۳]

مراجع ومصادر

محقق اصلاحی کی ہر تحریری سطر یا املائی بیانات وخطبات کا طرہ امتیاز اس کا اصلی ومعیاری ہونا ہے۔ یہ قدر ان کے اداریوں، ریویوز، کلاس لکچرز، حواشی، عوامی خطبات، عوامی دروس اور صدارتی خطبات میں بآسانی محسوس کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ قرآنی دروس میں بھی تصنیف وتالیف کی یہ تحقیقی صفت واضح طور پر قاری کے لیے اطمینان کا باعث ہے۔ جن مصادر ومراجع سے اس کتاب میں استفادہ کیا گیا ہے ان کا تعلق خود آیات قرآن مجید، احادیث نبویہ، کتب تفسیر، مجامیع احادیث، کتب فقہ وفتاویٰ سے بڑا گہرا ہے۔ دوسری طرف معاصر عہد کے متکلمین اسلام اور شارحین فکر اسلامی سے بھی علمی رموز حاصر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے مصادر ومراجع کی بابت یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ تمام حوالوں میں تحقیقی تفصیلات یعنی سنین اشاعت، اجراء مصدر، صفحات اور مطالعہ کی کما حقہ معلومات فراہم کردی گئی ہیں۔ مصادر ومراجع سے استفادے کی نوعیتیں مختلف ہیں مثلاً

۱۔ معاصرین سے اخذ واستفادہ

بیسویں اور اکیسویں صدی کے جن مفسرین، محققین، شارحین اور متکلمین اسلام کے حوالے دیے گئے ہیں ان میں بطور خاص یہ حضرات شامل ہیں: مولانا امین احسن اصلاحی (ص: ۹۷)، مولانا ابوالحسن علی ندویؒ (ص ۱۱۹)، سید سلیمان ندویؒ (ص: ۲۰۶)، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ (ص: ۲۷)، علامہ شبلی نعمانیؒ، (ص ۲۰۲)، فضل الرحمٰن گنوریؒ (ص ۱۰۶)، مولانا منظوری نعمانیؒ (ص ۲۴)، مولانا یوسف اصلاحی حفظہ اللہ (ص ۵۷)، مولانا سید جلال الدین عمری حفظہ اللہ (۲۰۸) اور مولانا فاروق خاں حفظہ اللہ (ص ۱۵۴-۱۵۵)

۲۔ متقدمین کی آراء سے استدلال

دوسری نوعیت کا استفادہ متقدمین کا ہے۔ ان کی کتب اور مجلدات کے حوالے سے مدرس گرامی قارئین

سے ہم کلام ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں عباسی عہد میں تیار شدہ کتب احادیث اور تفسیر کے حوالے ملتے ہیں مثلاً

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب فضل الصوم، (ص ۴۹)، صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، باب وجوب الزکوۃ (ص ۵۴)

۲۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم المسلم وخذلہ (ص: ۵۰) صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین (ص: ۱۰۷)، صحیح مسلم، کتاب الزہد، باب المومن امرہ کلہ خیر (ص: ۱۳۴)، صحیح مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، باب الصفات التی یُعرف بھا فی الدنیا اھلُ الجَنۃِ وَالنَّارِ (ص)

۳۔ مسند الامام احمد بن حنبل، دار المعارف للطباعۃ والنشر، مصر، ۱۹۴۸ء، ۵/ ۲۱۷، (ص: ۱۵۸) اور مسند احمد بن حنبل، بیت الافکار الدولیہ، لبنان، ۲۰۰۵ء، ۳/ ۲۱۱، (ص ۲۱۲)

۴۔ الطبرانی المعجم الکبیر، ۲۲/ ۳۰۱، حدیث نمبر ۷۶۲، (ص: ۱۰۸)

۵۔ طبقات ابن سعد، دار صادر، بیروت، ۱۹۵۸ء، ۸/ ۲۹۰ (ص ۲۰۴)

۶۔ محمد بن احمد القرطبی، الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)، دار الکتاب العربی، بیروت، ۲۰۰۰، ۱۵/ ۲۰۵ (ص: ۳۳) وغیرہ

دونوں طرح کے مصادر ومراجع کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں، جن سے موصوف گرامی کا منہج وطریقہ استدلال واضح ہوگا اور ضمناً طریقہ درس کی بھی وضاحت ہو سکے گی۔

۱۔ اللہ کی عبادت اس کی مکمل اطاعت سے عبارت ہے، ایک درس کا عنوان ہے۔ اس عنوان سے متعلق دو آیات آل عمران: ۵۱ اور یٰسین ۶۱ کی تلاوت کرتے ہیں، اس کی بعد دس صفحات کے اس درس قرآن میں مزید آٹھ مختلف آیات سے گفتگو کو مدلل کرتے ہیں۔ اس درس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ دین اسلام کے اندر عبادت کے وسیع تصور کی بھرپور وضاحت قرآن وسنت کی روشنی میں کرتے ہیں۔ اور اپنی تفسیر کو مزید محکم کرنے کے لیے سید ابوالاعلیٰ مودودی کی معرکہ آراء کتاب ''تفہیمات'' کے صفحات ۷۸-۹۷ کی طویل عبارت نقل کرتے ہیں۔ اسی طرح معاصر عہد کے ایک دوسرے مقتدر عالم دین، مولانا منظور نعمانیؒ کے ''درس قرآن'' مرتبہ: عتیق الرحمٰن سنبھلی لکھنؤ، ۲۰۰۴ء کے صفحہ ۴۲ ۵ کو نقل کر کے ''عمل صالح'' کی وضاحت کرتے ہیں۔

اس درس کا خلاصہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

مختصر یہ کہ قرآن کا تصور عبادت بڑی وسعت وجامعیت رکھتا ہے۔ یہ صرف فرض عبادات بجالانے تک محدود نہیں ہے۔ اس میں معاشرہ کے مختلف طبقہ کے لوگوں کے حقوق کی ادائیگی، کسب مال میں جائز وناجائز حدود کی

رعایت، مال خرچ کرنے اور وسائل واسباب کے استعمال میں فضول خرچی ونمائش سے اجتناب، خرید وفروخت اور دوسرے معاملات میں دیانت داری کے اصولوں پر عمل آوری، لین دین میں قول وقرار کی پابندی جیسے اور بھی مسائل ہیں۔ موجودہ صورت حال میں ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں کے سامنے قرآن کے جامع تصور عبادت کی تشریح وتوضیح کی جائے اور خاص طور سے سماجی ومعاشی زندگی اور مالی معاملات سے متعلق قرآنی ہدایات وتعلیمات کو بار بار سامنے لایا جائے اور لوگوں کے ذہنوں پر حقیقت بٹھائی جائے کہ ان ہدایات وتعلیمات پر صدق دل سے عمل کرنا بھی عبادت ہے۔ اچھی بات خود یاد رکھنا، دوسروں کو یاد دلانا، اور نیکی کی طرف بلانا ہر حال میں باعث خیر ہے۔ اللہ کرے ہم سب کو اس کی توفیق نصیب ہو۔ آمین ثم آمین۔ ۴

۲- خشیت الٰہی وقبولیت حق اہل علم کے بنیادی اوصاف ہیں، ایک دوسرے درس کا عنوان ہے۔ اس درس کو دس آیات کے ذریعہ مدلل کرتے ہیں۔ درمیان میں اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (فاطر:۲۸) سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس آیت میں علماء سے مراد عام اہل علم ہیں یا اسلامی علوم کے ماہرین یا کوئی خاص صفت رکھنے والے اصحاب۔ مفسرین نے عام طور پر اس سے ان اہل علم کو مراد لیا ہے جنھیں اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ یعنی جس شخص کو اللہ کی قدرت، حکمت، علم، اختیار، عظمت وکبریائی اور دوسری صفات کا جتنا زیادہ علم ہوگا اتنا ہی زیادہ وہ اللہ سے ڈرنے والا ہوگا۔ اپنی تشریح کو مزید مدلل کرنے کے لیے **تدبر قرآن**، تاج کمپنی دہلی، ۱۹۸۹ء، ۶/۷۷ ۳ کا حوالہ دیتے ہوئے مولانا امین احسن اصلاحی کی رائے پیش کرتے ہیں۔ ۵

۳- قرآن کریم کتاب عمل ہے: اس درس کو انیس (۱۹) آیات کے ذریعہ مبرہن کرتے ہیں۔ درس کی کلیدی آیت ہے: وَهٰذَا كِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الانعام: ۱۵۵)۔ درمیان میں سورۃ العصر کی تلاوت وترجمہ کے بعد سات نکات کی وضاحت کرتے ہیں (ص:۱۰۵) اور یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً (البقرہ:۲۰۸) کی تشریح ڈاکٹر فضل الرحمٰن گنوری کی کتاب ''کتاب الٰہی کے پانچ مطالبات''، حکمت قرآن انسٹی ٹیوٹ، کراچی ۲۰۱۲ء کے صفحہ ۶۵ کا یہ اقتباس نقل کرتے ہیں:

> ''انسانی زندگی کے بارے میں قرآن کریم کا یہ رویہ ہے کہ وہ ایک ناقابل تقسیم مکمل وحدت ہے۔ چنانچہ عملی ہو یا فکری اسے مکمل طور پر خدا کے حوالہ کرتا ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ مثلاً انسان کی انفرادی، ذاتی زندگی میں تو رب العالمین کی فرماں روائی ہو اور اجتماعی، سیاسی، معاشی زندگی سے رب العالمین کو بے دخل کر کے کچھ دوسرے فلسفوں، نظریوں اور افکار کے حوالے کر دیا جائے''۔ ۶

۴- ہر شخص قرآن کریم میں اپنا تذکرہ پڑھ سکتا ہے: اس درس میں ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ (ص: ۸۷)، ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ (الانبیاء: ۵۰)، ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ (الانعام: ۹۰)، وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ (الزخرف: ۴۴)، ذِكْرُكُمْ (الانبیاء: ۱۰)، اور ان جیسی متعدد آیات کے ذریعہ لفظی ومعنوی وسعتوں کو قرآن کے اندر ڈوب کر تلاش کرتے ہیں۔ نیز سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۵ میں مومنین کے ۸ اوصاف، نیز سورۃ النساء آیت نمبر ۳۶ میں مسلمانوں کے اوصاف حمیدہ اور سورۃ الاحزاب آیات نمبر ۱۱-۱۲ کی ہدایات بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح سورۃ البقرہ آیات ۱۸۸، ۱۶۸، ۲۷۵، ۲۸۰، ۱۹۵، ۲۶۳-۲۶۴، المائدہ: ۹۰، الحدید: ۲۳، بنی اسرائیل: ۲۶، ۲۷، ۲۹، ۳۵، الذاریات: ۱۹، الضحیٰ: ۱۰، المنافقون: ۱۰، التغابن: ۱۶، النساء: ۳۸، الاعراف: ۳۱، الانفال: ۲۷، الانعام: ۱۵۲، الرحمٰن: ۹ کی تعیین کے ساتھ اوامر ونواہی کا اجمالی تذکرہ کر کے درس قرآن کو مفید، معلوماتی اور قابل رشک بنا دیتے ہیں۔ درس کے خاتمہ پر سورۃ الانبیاء: ۱۰، میں ''ذکر'' کی تشریح مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی کتاب ''قرآنی افادات''، جمع وترتیب: ر. حقانی ندوی، محمد الحسنی ٹرسٹ، رائے بریلی ۲۰۰۰، ص ۶۳ ۵ کا اقتباس نقل کرتے ہیں:

> ''ہمارے اسلاف اپنے اخلاق واوصاف اور اپنے اندرون کو بخوبی جانتے تھے۔ ہر چیز ان کے سامنے روشن وعیاں ہوتی تھی۔ وہ اس قرآن سے رہنمائی حاصل کرتے تھے۔ ایسی عجیب وغریب کتاب میں اپنے چہرے ڈھونڈتے اور اپنے اخلاق واطوار کی سچی اور صحیح تصویر تلاش کرتے تھے۔ اور بہت آسانی سے خود کو اس کتاب میں پا جاتے تھے اور پہچان لیتے تھے۔ اگر ذکر خیر ہوتا تو خدا کا شکر ادا کرتے اور کچھ ہوتا تو استغفار کرتے اور اپنی اصلاح کی کوشش کرتے تھے۔ ۷

۵- عورتوں کے معاشی حقوق بھی ہیں: اس درس کی کلیدی آیت وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (البقرہ: ۲۲۸) ہے۔ اس آیت کے حوالہ سے علامہ شبلی کا یہ خیال ظاہر کرتے ہیں:

> صرف یہی آیت عورتوں کے تمام حقوق تمام باتوں میں مردوں کے برابر قرار دیے جانے کے لیے کافی ہے اور کوئی اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ ۸

وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ الآیۃ (الاحزاب: ۳۵) پیش کر کے ایک حدیث کو طبقات ابن سعد، دار صادر، بیروت، ۱۹۵۸، ۸/۲۹۰ کے حوالہ سے پیش کرتے ہیں۔ اس حدیث کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:

> حضرت زینب بنت عبداللہ ابی معاویہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا کہ وہ دست کاری سے جو کچھ کماتی ہیں وہ شوہر اور بال بچوں کی ضروریات میں صرف ہو جاتا ہے۔ کچھ بچتا نہیں کہ وہ صدقہ وخیرات کرسکیں۔ کیا اس صورت میں انھیں کچھ ثواب ملے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے شوہر واولاد کی کفالت کرتی رہو تم کو اس کا دواجر

ملے گا ایک انفاق کا دوسرے صلہ رحمی کا''۔۹

اسی درس میں سید سلیمان ندوی ''سیرۃ النبی'' معارف پریس، اعظم گڑھ ۲۰۰۳ء، ۴/۲۱۸ کے حوالہ سے اس نکتہ کی وضاحت بھی کرتے ہیں کہ میراث میں صرف مردوں کا نہیں بلکہ عورتیں بھی حقدار ہیں۔ ان کا حصہ اللہ نے مقرر کیا اور وہ والدین اور قریبی اعزہ کے چھوڑے ہوئے مال و متاع کی مستقل وارث ہوسکتی ہیں اور زمین و جائیداد اور روپیہ میں ان کی مالکانہ حیثیت مسلم ہے۔ (ص:۲۰۶) اس درس میں سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب فی المبتوتہ تخرُجُ بالنہار کی ایک حدیث نقل کرتے ہیں اور اس کی تشریح مولانا سید جلال الدین عمری کی کتاب ''عورت اسلامی معاشرہ میں'' مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی، ۱۹۸۷ء، ص ۱۳۳) سے اس طرح کرتے ہیں:

اسلام عورت کو اس لائق دیکھنا چاہتا ہے کہ وہ دوسروں کے کام آسکے اور ان کی فلاح و بہبود کے کام انجام دے سکے۔ دوسرے یہ کہ پاکیزہ مقصد کے حصول کے لیے عورت گھر سے باہر جاسکتی ہے''۔۱۰

۶- مال کے اولین مستحقین والدین، اقربا اور ضرورت مند ہیں: تدبر قرآن جلد ششم، ص ۱۴۹ محولہ بالا کے حوالہ سے سورہ لقمان: ۱۵ کی تشریح پیش کرتے ہیں اور الفتاویٰ فیروز شاہی اور الفتاویٰ العالمگیریہ کے حوالہ سے اسلامی شریعت کا یہ مسلمہ قانون بتاتے ہیں کہ مسلم اولاد پر غیر مسلم والدین کی بھی خدمت، مالی اعانت و کفالت واجب ہے۔۱۱

۷- روزہ کا ماحصل تقویٰ ہے، میں لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ کی تشریح ''کلام نبوت''، مؤلفہ مولانا محمد فاروق خاں سے کرتے ہیں، (ص:۴۷) مولانا فاروق خاں سے دوسرا استفادہ ایک دوسرے درس بعنوان ''شکر الٰہی بجالانا نعمتوں میں اضافہ کا ذریعہ ہے'' میں اس طرح کرتے ہیں:

> ''اتنی زیادہ تکلیف اٹھانے کی ضرورت بظاہر نہ بھی ہو تو جب بھی آدمی کے اندر اگر جذبہ شکر باقی ہے تو اسے کیسے چین دے سکتا ہے۔ ایسی صورت میں تو آدمی چاہے گا کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدا کے حضور قیام و سجود سے اس کے بے پایاں احسانات کا شکر ادا کرنے کی کوشش کرے۔ خدا کا بہتر بندہ وہی ہے جو اس کا شکر گزار ہو۔ ناشکرا بن کر رہنا درحقیقت روح کی موت ہے''۔۱۲

قارئین کے استفادے کے لیے دروس قرآنی کے فہرست مضامین کی ایک جھلک پیش کی جاتی ہے:

(دروس قرآنی حصہ اول)

	صفحات
۱- قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے	۱۸
۲- اللہ کی بندگی اختیار کرنا ہی صراط مستقیم ہے	۲۲

۳- اللہ کی عبادت اس کی مکمل اطاعت سے عبارت ہے ۲۶

۴- نماز اللہ رب العزت سے تعلق مضبوط کرنے اور اس کی مدد طلب کرنے کا سب سے اہم ذریعہ ہے ۳۶

۵- روزہ کا ماحصل تقویٰ ہے ۴۳

۶- زکوٰۃ کی ادائیگی تزکیہ نفس اور مال میں برکت کا بہترین ذریعہ ہے ۵۲

۷- حج ذکر وعبادت، توبہ وانابت اور رب العالمین کے حضور مکمل سپردگی کی تعبیر ہے ۶۰

۸- اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور انسانی حقوق کی ادائیگی ہی میں سب سے بڑی بھلائی اور کامیابی ہے ۶۹

۹- مومن کے لیے مسابقت کا اصل میدان نیکی کمانا ہے ۷۴

۱۰- اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی امانت کی ادائیگی ہے ۷۸

(دروس قرآنی حصہ دوم)

۱- علم اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے ۹۰

۲- خشیتِ الٰہی وقبولِ حق اہلِ علم کے بنیادی اوصاف ہیں ۹۵

۳- قرآن کریم کتابِ عمل ہے ۱۰۱

۴- ہر شخص قرآن میں اپنا تذکرہ پڑھ سکتا ہے ۱۱۰

۵- تقویٰ تمام نیکیوں کی جڑ ہے ۱۱۸

۶- شکرِ الٰہی بجالانا نعمتوں میں اضافہ کا ذریعہ ہے ۱۲۷

۷- صبر میں خیر ہے ۱۳۷

۸- توبہ واستغفار رحمتِ الٰہی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہے ۱۴۵

۹- تواضع وانکسار میں عزت ووقار ہے ۱۵۲

۱۰- اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے ۱۵۹

۱۱- نیکی کبھی رائیگاں نہیں جاتی ۱۷۰

۱۲- حلال روزی میں خیر وبرکت ہے ۱۷۷

۱۳- قرآنی اصول کے مطابق انفاق موجب اجر وثواب ہے ۱۸۵

۱۴- مال کے اولین مستحقین والدین، اقرباء اور ضرورت مند ہیں ۱۹۳
۱۵- عورتوں کے معاشی حقوق بھی ہیں ۲۰۲
۱۶- مالی معاملات میں قول وقرار کی پابندی اور شفافیت ضروری ہے ۲۱۶

مذکورہ سات مثالوں اور فہرست کتاب کے ذریعہ قاری کے لیے یہ اندازہ کرنا آسان ہے کہ صاحب درس نے قرآن کے دروس میں موضوعاتی منہج اختیار کیا ہے۔ دوسری جانب عنوانات میں سادگی کے پیش نظر بجائے جملہ ناقصہ کے جملہ تامہ یعنی پورے جملوں کو عنوانات کا سہرا بنایا ہے۔ کم پڑھے لکھے اور عام قاری کے لیے صنعت تصنیف کی یہ سادگی کافی موثر ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ سورتوں اور پاروں کی ترتیب سے یہ دروس تیار نہیں کیے گئے ہیں۔ اس کی وجہ صاف ہے کہ یہ دروس سامعین کے سامنے نہیں پیش کیے گئے تھے بلکہ ماہنامہ ''تذکیر'' کے قارئین کے لیے تیار کیے گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان دروس کے اندر خطابت کے بجائے صنعت تصنیف کی قدریں موجود ہیں۔ چنانچہ پورا درس مرکزی عنوان کے گرد اس طرح طواف کرتا نظر آتا ہے جو مربوط تحریر کی شان ہوتی ہے۔ مرکزی آیت کی تائیدی آیات، احادیث، اقوالِ علماء اور مفسرین تشریحات سے استفادہ کی فضا پوری آب وتاب کے ساتھ جاری رہتی ہے۔ دوسری طرف پیراگرافنگ، اندرونی ربط، نکات کی کشید جاری ہے اور نقاط پر ارتکاز وانہماک بھی۔ آخر میں خلاصہ بحث کے ذریعہ زادراہ کا تحفہ عطا کیا جاتا ہے جسے قرآنی دعا سے مہر بند کردیا جاتا ہے۔

ایک امتیازی وصف جو ان دروس میں مشترکہ طور پر یہ نظر آتی ہے، یہ ہے کہ مواد کی فراہی، آیات واحادیث سے استدلال اور مراجع ومصادر کی تلاش بسیار میں ماہر متخصصین، محققین، مفسرین، محدثین اور شارحین سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔

اس کتاب کی علمی سادگی اور تعبیر وتفہیم میں کہیں سے شائبہ تک نہیں ہوتا کہ مدرس گرامی کسی خاص مسلک و مشرب کے داعی ومبلغ ہیں۔ انھوں نے ایک طرف ہر مکتبہ فکر کے اساطین وارباب سے استفادہ کیا ہے، وہیں مشکلات القرآن کی فنی بحثوں سے گریز کیا ہے، اور لغوی موشگافیوں سے فاصلہ قائم کیا ہے، نیز فقہی انداز تحریر سے بُعد بھی۔ چنانچہ ان کی انہی قدروں اور خصائص کی بنا پر یہ قرآنی دروس گھروں میں انفرادی اور اجتماعی طور پر پڑھ کر سنائے جارہے ہیں۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ موضوعاتی دروس یا قرآن لکچر کے لیے ہر درس میں کافی وشافی مواد موجود ہے۔

قرآنی دروس کے چند اسباق

قرآنی دروس کا مطالعہ ادھورا رہے گا اور اس سے استفادہ ناقص، اگر مدرس گرامی کے افکار اور ان کی

نصیحتوں سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔حقیقت یہ ہے کہ ہر درس ہی اس لائق ہے کہ اس کا نچوڑ پیش کیا جائے۔لیکن خیر الکلام ماقلَّ و ودَلَّ کے پیشِ نظر محض چند دروس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:

۱- اہل ایمان کا یہ امتیاز ہے کہ وہ نیکی کمانے کی راہ میں بڑی تیزی سے رواں دواں رہتے ہیں اور اسی کو مسابقت کا اصل میدان سمجھتے ہوئے ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی کوشش کرتے ہیں، اس لیے کہ انھیں اس بات کا پختہ یقین ہے کہ یہی نیکی اخروی زندگی میں کام آنے والی ہے اور اس خزانہ پر ہمیشہ ہمیش کی زندگی کی کامیابی اور خوشگواری منحصر ہے۔(مومن کے لیے مسابقت کا اصل میدان نیکی کمانا ہے،ص:۷۵)

۲- آج کے دور میں انسانیت کو درپیش مسائل کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ معلوم ہوگا کہ ان میں سے بیشتر کا سرا ذمہ داری کے عدم احساس اور فرائض سے پہلو تہی سے ملتا ہے۔واقعہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے حقوق تو یاد رہتے ہیں اور انھیں طلب بھی کرتے ہیں لیکن خود ہم پر دوسروں کے کیا حقوق عاید ہوتے ہیں۔دوسروں کے تئیں ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں، ان کا احساس کم ہی ہوتا ہے(اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی امانت کی ادائیگی ہے،ص:۸۷-۸۸)

۳- قرآن کی رو سے اکتساب علم کا بنیادی مقصد معرفتِ الٰہی کا حصول ہے۔معرفت الٰہی کا حق ادا کرنا بظاہر ایک سادہ سا جملہ ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ محبت الٰہی عبادت الٰہی اور اطاعت الٰہی ان سب کو شامل ہے۔ بالفاظِ دیگر علم کے ذریعہ عطا کرنے والے تک پہنچ جانا۔اس کے تئیں سراپا شکر وسپاس بن جانا تحصیل علم کی روح۔اس سے زندگی سنورتی ہے۔شخصیت کی صحیح نہج پر تعمیر ہوتی ہے اور دینی و اخلاقی تربیت نصیب ہوتی ہے"۔(علم اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے،ص:۹۴)

۴- قرآن کریم سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ صبر اور تقویٰ میں بھی بہت گہرا تعلق ہے۔مصائب و پریشانی میں صبر کا رویہ وہی اختیار کرے گا جس کا دل خشیت الٰہی سے معمور ہوگا، وہ شکوہ وشکایت سے احتراز کرے گا اور اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ اسی میں اس کے لیے کوئی خیر کا پہلو ہوگا۔جس مومن کے اندر یہ دونوں وصف پروان چڑھتا ہے وہ اللہ کی نگاہ میں محسنین میں شمار ہوتا اور بہترین اجر کا مستحق قرار پائے گا(صبر میں خیر ہے،ص:۱۴۱)

۵- احسان ایک بہت ہی جامع لفظ ہے جو قرآن میں مختلف معانی (اخلاص، نیک سلوک، خیر خواہی، ہمدردی، حسن اخلاق، مالی اعانت) میں استعمال ہوا ہے۔اسے اللہ کی مخلصانہ بندگی اور حقوق العباد کی دیانت

دارانہ ادائیگی سے مختصراً تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ احسان ایک ایسا وصف ہے جس کے تقاضوں کو پورا اللہ سے قربت پیدا کرتا ہے تو دوسری جانب اللہ کے بندوں سے تعلقات کو خوش گوار بناتا ہے۔ یہ کتاب ہدایت ورحمت تمام انسانوں کو یہ دعوت دیتی ہے کہ وہ محبت و ہمدردی، خیر خواہی ونرم روی، خوش گفتاری وبلند کرداروں جیسے اوصاف اختیار کریں اور احسان کے تقاضوں کو پورا کرنے میں پورے خلوص سے کام لیں (اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے،(ص ص ۱۶۸-۱۶۹)

خلاصہ یہ کہ اس کتاب کے ۲۶ دروس پورے ایک مہینے کے کورس کی مانند ہیں۔ انھیں پڑھنے اور سنانے سے عوام وخواص کے اندر رجوع الی القرآن کا شوق پیدا ہوگا۔ نیز قرآنی آیات سے عملی وابستگی پیدا ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ ماضی قریب میں درس قرآن/ دروس قرآن کے عنوان پر تحریر کی جانے والی تصنیفات میں قرآنی دروس اپنے علمی وتحقیقی نیز آسان وسادہ انداز تحریر کی وجہ سے ایک گراں قدر تحفہ ہے۔

حواشی وتعلیقات

۱۔ ظفر الاسلام، قرآنی دروس، حلقہ درس قرآن، قرأ کالونی، ۲۰۱۰ء، ص ۸

۲۔ قرآنی دروس، (حصہ اول ودوم)، محولہ بالا، ص ۱۶

۳۔ تفصیلات کے لیے دیکھیں کتاب راقم: جماعت اسلامی کے فضلاء کی قرآنی خدمات، پروفیسر خلیق احمد نظامی، مرکز علوم القرآن، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، ۲۰۱۵ء کے متعلقہ ابواب، نیز دیکھیں خرم مراد، آخری سورتوں کے درس (اول ودوم)، ادارہ تذکیر القرآن، سرائے میر اعظم گڑھ، جون ۲۰۱۰ء

۴۔ دیکھیں: ظفر الاسلام، قرآنی دروس، دینیہ اکادمی، مدرسہ دینیہ، غازی پور، ۲۰۱۴ء، ص: ۲۶-۳۱

۵۔ قرآنی دروس، (حصہ اول ودوم، محولہ بالا، ص ص: ۹۵-۱۰۰

۶۔ قرآنی دروس، (حصہ اول ودوم)، محولہ بالا، ص: ۱۰۶

۷۔ قرآنی دروس، (حصہ اول ودوم)، محولہ بالا، ص: ۱۱۶

۸۔ خطبات شبلی، مرتبہ: سید سلیمان ندوی دار المصنّفین، اعظم گڑھ، ۲۰۰۸ء، ص: ۱۵۸

۹۔ قرآنی دروس، (حصہ اول ودوم)، محولہ بالا، ص: ۱۰۴

۱۰۔ قرآنی دروس، (حصہ اول ودوم)، محولہ بالا، ص: ۲۰۸

۱۱۔ قرآنی دروس، (حصہ اول ودوم)، محولہ بالا، ص: ۱۰۵

۱۲۔ قرآنی دروس، محولہ بالا، ص: ۱۳۳، مزید دیکھیں: کلام نبوت، محولہ بالا، ۲/ ۹۶ (حاشیہ نمبر ۲)

☆☆☆